www.ahlulathar.net

اہلِ فتنہ کا نام لے کر ان سے آگاہ کرنا

شیخ صالح الفوزان حفظہ اللہ سے پوچھا گیا:

کیا منہجِ مخالف اور اس کی طرف دعوت دینے والوں سے آگاہ کرنا، مسلمانوں کے مابین تفریق پیدا کرنا اور ان کی وحدت میں خلل پیدا کرنا ہے؟

جواب: ایسے منہج جو سلف کے منہج کے مخالف ہو اس سے آگاہ کرنے کا اعتبار مسلمانوں کی وحدت کو برقرار رکھنے میں ہو گا نہ کہ ان کی وحدت میں خلل پیدا کرنے میں کیونکہ یہ تو سلف کے منہج کی مخالفت ہے جو کہ مسلمانوں کی وحدت میں خلل پیدا کرتی ہے۔

(مصدر: الأجوبة المفيدة عن أسئلة المناهج الجديدة , ص ١٥٧)

شیخ صالح الفوزان حفظہ اللہ سے پوچھا گیا:

بعض طلابِ علم میں بے جاہ ورع پھیل گئی ہے اور وہ یہ ہے: کہ جب وہ کسی نصیحت کرنے والے طالبِ علم یا علماء کو سنتے ہیں کہ وہ کسی بدعت سے یا اہلِ بدعت اور ان کے منہج سے لوگوں کو تحذیر (آگاہ) کر رہے ہیں اور ان کی حقیقت بیان کر رہے ہیں اور ان کا رد کر رہے ہیں جن میں وہ بعض (مخالفین) کا نام بھی لیتے ہیں گرچہ ان کی وفات بھی ہو چکی ہے تو لوگ ان (مخالفین) کی وجہ سے فتنے کا شکار ہو جاتے ہیں حالانکہ یہ (رد) دین کی دفاع اور ان (مخالفین) کی تلبیس (پوشیدگی) اور چال کو بے نقاب کرنے کے لئے کرتے ہیں جو امت کی صف میں گھس کر تفرقہ اور اختلاف پیدا کرتے ہیں، اور یہ لوگ ان (رد کرنے والوں) کے بارے میں دعوی کرتے ہیں کہ یہ غیبت کرتے ہیں جو حرام ہے، تو آپ کا اس مسئلے میں کیا قول ہے؟

جواب: اس میں یہ قاعدہ ہے: غلطی اور انحراف پر اس کی تشخیص کے بعد متنبہ (آگاہ) کرنا اور اگر یہ چیز اس بات کا تقاضیٰ کرتی ہو کہ اس مخالفت کرنے والے شخص کا نام صراحت سے لیا جائے تاکہ لوگ اس سے دھوکا نہ کھا جائیں خاص طور پر ایسے لوگوں سے جن کی فکر میں انحراف ہے یا ان کی سیرت یا منہج میں انحراف ہے اور وہ لوگوں میں مشہور بھی ہیں اور لوگ ان کے بارے میں اچھا گمان رکھتے ہیں تو اس میں کوئی حرج نہیں کہ ایسے (منحرف شخص) کا نام لے کر ذکر کیا جائے اور ان کے منہج سے آگاہ کیا جائے۔ علماء جرح وتعدیل اس معاملے میں (راویوں کے حالات) تلاش کرتے اور راویوں کے بارے میں جو مذمت ہوتی اسے ذکر کرتے۔ یہ ان کی ذات یا شخصیت کی وجہ سے نہیں بلکہ اس لئے کہ یہ نصیحت ہو امت کے لئے تاکہ وہ ان (منحرفین) سے کچھ ایسی چیز نہ لے لیں جس سے انکے دین میں غلطی ہو یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر جھوٹ باندھنا ہو۔ تو قاعدہ یہ ہے کہ سب سے پہلے ہم ان کی غلطی پر متنبہ کریں۔ اور اگر اس کا (نام) ذکر کرنے سے نقصان ہو یا اس کا کوئی فائدہ نہ ہو تو اس کا نام نہ لیں۔ لیکن اگر بات اس کا صراحت سے نام ذکر کرنے کی متقاضی ہو تاکہ لوگ اس کے منہج سے آگاہ ہو جائیں تو یہ اللہ اور اس کی کتاب اور اس کے رسول اور ائمہ مسلمین اور ان کے عوام کے لئے نصیحت میں سے ہے خاص طور پر اگر ایسا شخص لوگوں کے بیچ بہت سرگرم ہو اور لوگ اس کے بارے میں اچھا گمان رکھتے ہوں اور اس کی کیسٹیں اور کتابیں اپنے پاس رکھتے ہوں تو ضروری ہے کہ لوگوں کو اس کا حال بیان کر دیا جائے اور اس سے آگاہ کر دیا جائے کیونکہ یہاں پر خاموشی لوگوں کو نقصان پہنچائے گی۔ تو ضروری ہے کہ اسے بے نقاب کیا جائے، (اور یہ) اس پر (ذاتی) جرح یا اس پر رغبت دلانے کے لئے نہیں کیا جاتا بلکہ اللہ اور اس کی کتاب اور اس کے رسول اور ائمہ مسلمین اور ان کے عوام کے لئے نصیحت کے طور پر کیا جاتا ہے۔

(مصدر: الأجوبة المفيدة عن أسئلة المناهج الجديدة , ١٧٢- ١٧٣)

ترجمہ: ابو مریم اعجاز احمد